ناشر: دار العلوم خادم صفی، گوارہ طیب پور، تحصیل منجھن پور، ضلع کوشامبی

۷۸۶/۹۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ دیوبندیوں کا کہنا ہے کہ "کافر کو کافر نہیں کہنا چاہیے ہوسکتا ہے آگے چل کر مسلمان ہوجائے۔" ان کا یہ جملہ شرعاً صحیح ہے یا غلط؟
المستفتی۔مشتاق احمد گوا ۲۰؍شوال المکرم ۱۴۳۹ھ۔

الجواب:۔بعون الملک الوھاب دیوبندیوں کا قول سرتاپا غلط اور باطل ہے شریعت کا مسئلہ یہ ہے کہ آدمی جب تک کافر رہے گا اسے کافر کہا جائے گا اور جب مومن ہوجائے گا تو اسے مومن کہا جائے گا قرآن پاک میں ہے "یحلفون باللّٰہ ما قالوا ط ولقد قالوا کلمة الکفر و کفروا بعد اسلامھم." اس آیت کریمہ کا ترجمہ کرتے ہوئے دیوبندیوں کے بہت بڑے رہنما مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں: وہ لوگ اللہ کی قسمیں کھاجاتے ہیں کہ ہم نے (فلانی بات) نہیں کہی حالانکہ یقیناً انھوں نے کفر کی بات کہی تھی اور (وہ بات کہکر) اپنے اسلام (ظاہری) کے بعد (ظاہر میں بھی) کافر ہو گئے۔" (بیان القرآن، ص ۲۱۹)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں: ''قصہ یہ ہے کہ تبوک سے واپسی میں چند منافقین نے کہ تعداد ان کی بارہ تک منقول ہے۔ ایک شب صلاح کی کہ فلاں گھاٹی میں سے آپ کی سواری گزرے گی تو سب مل کر آپ کو ڈھکیل دیں۔ پھر قتل کر دیں، غرض سب اپنا منہ لپیٹ کر جمع ہو کر اس موقع پر آپہنچے، مگر آپ نے دیکھ کر ڈانٹا اور حضرت حذیفہ اور حضرت عمار (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ساتھ تھے انھوں نے ہٹایا مگر پہچانے نہیں گئے، آپ کو وحی سے معلوم ہوا آپ نے منزل پر پہنچ کر ان لوگوں کو بلا کر پوچھا کہ تم نے ایسا ایسا ارادہ کیا تھا، وہ سب قسمیں کھا گئے کہ نہ مشورہ ہوا نہ ارادہ ہوا ان میں سے بعض کے ساتھ آپ نے خاص طور پر مالی اعانت بھی فرمائی تھی۔ جیسے جلاس اس قصہ میں یہ آیت نازل ہوئی اور اس کے نازل ہونے کے بعد جلاس نے صدق و اخلاص سے اسلام قبول کیا۔'' (بیان القرآن، ص ۲۱۹ حاشیہ نمبر ۱)

اور دارالعلوم دیوبند کے سابق صدر مفتی مولوی محمد شفیع اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ''جلاس نے جب آیت سنی تو فوراً کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اب میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ غلطی مجھ سے ہوئی تھی، اور عامر بن قیس نے جو کچھ کہا وہ سچ تھا، مگر اسی آیت میں حق تعالیٰ نے مجھے توبہ کا بھی حق دیدیا ہے، میں اب اللہ سے مغفرت مانگتا

ہوں اور توبہ کرتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی توبہ قبول فرمالی، اور بعد میں یہ اپنی توبہ پر قائم رہے، ان کے حالات درست ہو گئے۔" (معارف القرآن ص، ۴۲۵، ج ۴)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مولوی شبیر احمد عثمانی کہ یہ بھی دیو بندیوں کے بہت بڑے سرغنہ ہیں لکھتے ہیں: "بعض روایات میں ہے کہ جلاس نامی ایک شخص یہ آیات سن کر صدق دل سے تائب ہوا اور آئندہ اپنی زندگی خدمت اسلام میں قربان کردی۔" (موضع الفرقان، ص ۲۵۷ حاشیہ نمبر ۴۔)

مذکورہ بالا آیت کریمہ کے ترجمہ اور تفاسیر سے یہ بات واضح ہوگئی کہ جب منافقین نے کفر کیا تو انھیں کافر کہا گیا اور ان کے خلاف آیت کریمہ نازل ہونے کے بعد انھیں میں سے جب جلاس نامی ایک شخص نے توبہ کرلی تو اسے مومن کہا گیا۔ معلوم ہوا کہ شریعت کا قاعدہ یہ ہے کہ جب آدمی کفر کرے گا تو اسے کافر کہا جائے گا اور جب ایمان لائے گا تو اسے مومن کہا جائے گا یہ قاعدہ کہیں بھی کسی آیت یا حدیث میں نہیں کہ "کافر کو کافر نہ کہا جائے ہوسکتا ہے آگے چل کر مسلمان ہوجائے۔" مذکورہ بالا آیت کریمہ کے علاوہ اور بھی قرآن پاک میں بہت ساری آیات ایسی ہیں جن میں کافروں کو صاف صاف کافر کہا گیا بطور نمونہ کے چند آیات کریمہ کے حوالہ جات مندرجہ ذیل ہیں:

سورہ بقرہ: ۱۰۴/ ۲۶۴/ ۲۸۶/ نساء! ۱۰۱/ ۱۴۰/ ۱۵۱/ مائدہ: ۴۴۔ ھود:

۴۲/ابراہیم:۲/عنکبوت ۶۸،توبہ:۲۶/۳۲/۳۷/۴۹/۶۸ مجادلہ:۴/۵ممتحنہ:
۱۰/۱۱صف:۸تغابن:۲معارج:۲ملک:۲۰نوح:۲۶مدثر:۱۰/۳۱دھر:۴وغیرہا
اب چند احادیث ملاحظہ فرمائیں جن میں کفر کرنے والوں کو کافر کہا گیا۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے اور کافر ہوا جو کافر ہوا۔ الخ (بخاری شریف ، ص ۱۰۲۳، ج ۲ کتاب استبانة المعاندین والمرتدین وقتالهم)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بعض لوگ کافر و مرتد ہو گئے تھے۔ مگر ان لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کافر نہیں کہا گیا۔ اور ظاہر ہے کہ جب کفر صادر نہیں ہوا تو صحابی رسول کہا جاتا رہا مگر وہی لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کفر کئے تو انھیں کافر کہا گیا جو اس بات کی دلیل ہے کہ جب آدمی ایمان لائے گا اسے مومن کہا جائے گا اور جب معاذ اللہ کفر کر کے کافر ہو جائے گا تو اسے کافر کہا جائے گا ایسا کوئی اصول نہیں ہے کہ '' کافر کو کافر نہیں کہنا چاہئے ہو سکتا ہے آگے چل کر مسلمان ہو جائے۔'' یا اس کا خاتمہ ایمان پر ہو یہ اصول شرع کے بالکل خلاف ہے اس سے بھی زیادہ واضح ایک حدیث شریف اور ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان فتنوں کے واقع ہونے سے پہلے نیک اعمال کرلو جو اندھیری رات کی طرح چھا جائیں گے ایک شخص صبح مومن ہوگا اور شام کو کافر، یا شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر اور معمولی سی دنیاوی منفعت کے عوض اپنی متاع ایمان فروخت کرڈالے گا۔ (مسلم شریف، ص ۷۵، ج ۱) یعنی صبح کفر کرنے والے کو صبح کافر کہا جارہا ہے اور شام کو ایمان لانے والے کو مومن کہا جارہا ہے یہ انتظار نہیں کیا گیا کہ صبح کفر کرنے والے کو کافر نہ کہا جائے ہوسکتا ہے شام کو ایمان لائے جب شام تک انتظار نہ کیا گیا تو خاتمہ تک انتظار کیسے کیا جاسکتا ہے لہٰذا دیوبندیوں کا یہ کہنا کہ ''کافر کو کافر نہیں کہنا چاہئے ہوسکتا ہے آگے چل کر مومن ہوجائے یا خاتمہ سے کچھ پہلے ایمان لائے۔'' سرتاپا غلط اور باطل ہے اور قرآن وحدیث کے صریح خلاف ہے۔ دیوبندی اپنے اس دعویٰ کو قیامت تک ثابت نہیں کرسکتے۔ بعض دیوبندیوں کو یہ بھی کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ ''جس کو اللہ اور رسول نے (عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم) نام لے کر صاف صاف کافر کہا ہے صرف اسی کو کافر کہہ سکتے ہیں باقی کسی اور کو نام لے کر کافر نہیں کہنا چاہئے۔ لہٰذا اس کا بھی جواب ملاحظہ فرمائیں۔ دارالعلوم دیوبند کے سابق صدر مفتی مولوی عزیز الرحمٰن لکھتے ہیں: ''مرزا غلام احمد قادیانی بوجہ دعویٰ نبوت وتوہین انبیاء کرام علیٰ نبینا علیہم الصلوٰۃ والسلام

وغیرہا کے قطعاً کافر ہے کیوں کہ جو شخص ایسے کافر وملعون کو مجدد ومستفید از فیض نبوت سمجھے اس کے کفر میں کیا شبہ ہوسکتا ہے۔'' فقط (فتاوی دار العلوم دیوبند مکمل ومدلل، ص ۴۲۹/۴۲۸، ج ۱۲)

نیز لکھتے ہیں: ''مرزا غلام احمد قادیانی اور اتباع ومریدین کے کفر وارتداد میں کچھ شبہ اور تردد نہیں ہے۔'' (ایضاً، ص ۳۶۸، ج ۱۲) اور اسی کتاب میں ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں: ''واضح ہو کہ اگر کسی شخص میں باوجود تمام عقائد اسلامیہ کے ماننے کے ایک عقیدہ کفریہ ہو اور کسی ایک امر کا ضروریات دین سے بھی انکار کرے تو وہ بھی کافر ہو جاتا ہے پس جو شخص باوجود دعوی اسلام و عقائد اسلام کے ایک ایسے مرتد وملحد کو جس کی کتابوں سے اس کے کفریات ثابت ہیں مسلمان سمجھے بلکہ اس کو مجدد اور فیض نبوت سے مستفید سمجھے وہ بھی قطعاً کافر ہے۔'' (فتاوی دار العلوم دیوبند، ص ۴۲۸، ج ۱۲)

مولوی محمد شفیع عثمانی سابق صدر مفتی دار العلوم دیوبند لکھتے ہیں: ''جو شخص وہ عقائد رکھے جو فرقۂ چکڑالویہ کی کتابوں سے سوال میں ظاہر کئے گئے ہیں وہ بلاشبہ ملحد وزندیق اور کافر خارج از اسلام ہے۔'' (جواہر الفقہ، ص ۴۷، ج ۱)

اور دیوبندیوں کے ایک اور بہت بڑے رہنما مولوی نظام الدین سابق صدر مفتی دار العلوم دیوبند لکھتے ہیں: ''جو شیعہ کسی نص شرعی کا منکر ہو مثلاً

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت رکھتا ہو یا صحابہ رضی اللہ عنہم پر تبرّا کرتا ہو یا قرآن کریم میں تحریف کا قائل ہو یا مثلاً حضرت جبرئیل علیہ السلام سے وحی لانے میں غلطی ہوگئی وغیرہ وغیرہ تو وہ بلا شبہ کافر ہے۔" (نظام الفتاوی، ص ۲۳۶/۳۷، ج ۱) اور لکھتے ہیں غلام احمد قادیانی مدعی نبوت ہونے کی وجہ سے مرتد و کافر ہو چکا تھا (ایضاً، ص ۲۲۱، ج ۱) اور لکھتے ہیں: "قادیانی تو بالکل مرتد ہیں، رافضی بھی اہل باطل میں سے ہیں ان میں سے بعض کے عقیدے کفری ہیں۔" (ایضاً، ص ۲۲۹، ج ۱)

دیو بندیوں کے رہنما مولوی رشید احمد سابق شیخ الحدیث دار العلوم کراچی لکھتے ہیں: "ذکری چونکہ محمد مہدی کو رسول مانتے ہیں اس کے نام کا کلمہ بھی پڑھتے ہیں اور اصول اسلام نماز، روزہ، حج وغیرہ کے منکر ہیں اس لئے ان کے کافر ہونے میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں۔" (احسن الفتاوی، ص ۱۹۶/۱۹۷، ج ۱)

نیز اسی کتاب میں لکھتے ہیں "جیسا کہ ہم بار ہا بتا چکے ہیں کہ دیندار انجمن والے اور ان کا پیشوا کافر و مرتد ہیں اور یہ اسلام کے لئے زہر قاتل ہیں۔" (ایضاً، ص ۲۷۹، ج ۱)

نیز لکھتے ہیں "چَنِن بَسوِیشوَر (بانی دیندار انجمن) کافر و مرتد ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اس کو نبی یا بزرگ بلکہ مسلمان سمجھنے والے بھی

کافر ہیں۔" (ایضاً ص ۲۷۹ ج ۱)

نیز لکھتے ہیں "جس طرح حکومت پاکستان نے قادیانیوں کو کافر و مرتد قرار دے کر غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے اور یہ موجودہ حکومت کا اتنا عظیم کار نامہ ہے کہ وجود پاکستان سے آج تک حکومت پاکستان میں اتنا اہم کارنامہ انجام نہیں پایا اسی طرح دیندار انجمن والوں کو بھی کافر و مرتد قرار دے کر ان کے غیر مسلم اقلیت ہونے کا اعلان کرے۔" (ایضاً ص ۲۷۹، ج ۱)

نیز لکھتے ہیں کہ "ایسا شخص جو صوم و صلوٰۃ کا پابند ہے لیکن اس کے تعلقات قادیانی جماعت کے ساتھ ہیں اگر وہ دل سے بھی ان کو اچھا سمجھتا ہو تو وہ مرتد ہے اور بلاشبہ خنزیر سے بدتر ہے اس سے تعلقات رکھنا ناجائز ہے اگر وہ مسجد کے لئے چندہ دیتا ہے تو اسے وصول کرنا جائز نہیں۔" (ایضاً ص ۴۶، ج ۱) اور دیوبندیوں کے مفتی اعظم ہند مولوی محمود حسن گنگوہی سابق مفتی دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں "شیعہ کے مختلف فرقے ہیں جو فرقہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمتِ زنا لگاتا ہے یا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے کا منکر ہے یا حضرت علی رضی اللہ عنہ میں اللہ تعالیٰ کا حلول مانتا ہے، یا ان کو نبی آخر الزماں اعتقاد کر کے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے متعلق وحی پہنچانے میں غلطی کا معتقد ہے یا قرآن کریم میں تحریف مانتا ہے وہ کافر ہے اس سے تعلقات رکھنا اس کے یہاں کھانا پینا، آنا، جانا، قطعاً ناجائز ہے۔" (فتاوی

محمودیہ، ص ۵۲۳، ج ۲)

نیز لکھتے ہیں: ''سوال (۴۷۵) ایک شخص کہتا ہے کہ مسلمانوں میں جتنے بھی فرقے ہیں قادیانی ہو یا شیعہ سب کلمہ گو ہیں اور سب قبلہ والے ہیں سب مسلمان ہیں کیا یہ بات درست ہے؟ الجواب:۔ حامدًا و مصلیاً عقائدہ فقہ اور نصوص قطعیہ کے خلاف فرقے اسلام سے خارج ہیں محض کلمہ گو ہونے یا نماز پڑھنے سے وہ اہل قبلہ ہو کر مسلمان نہیں ہوں گے کما فی اکفار الملحدین۔'' (ایضاً، ص ۱۱۵، ج ۲)

نیز اسی کتاب میں ایک مقام پر لکھتے ہیں ''مرزا غلام احمد قادیانی نے عقائد کفریہ اختیار کئے جس کی وجہ سے وہ اسلام سے خارج اور مرتد ہو گیا۔ (۱) جو شخص بھی اس کے کفریہ عقائد کی تصدیق کرے گا اس کا بھی حکم یہی ہوگا۔'' (ایضاً، ص ۱۱۶، ج ۲) دیوبندیوں کے مفتیٔ اعظم ہند مولوی کفایت اللہ دیوبندی لکھتے ہیں: ''(جواب ۳۱۷)، (از حضرت مفتیٔ اعظم ہند) ھو الموفق ۔ اگر نذیر احمد غالی شیعہ ہو گیا ہے یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے تہمت کا قائل ہے یا قرآن مجید کو صحیح اور کامل نہیں سمجھتا یا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحبت کا منکر ہے یا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وحی کا اصل مستحق سمجھتا ہے۔ یا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی الوہیت کا قائل ہے تو بے شک وہ کافر ہے۔'' (کفایۃ المفتی، ص ۲۹۱، ج ۱)

نیز اسی کتاب میں لکھتے ہیں: ''مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ اقوال جو سوال میں نقل کیے گئے ہیں اکثر ان میں سے میرے دیکھے ہوئے ہیں ان کے علاوہ بھی ان کے بے شمار اقوال ایسے ہیں جو ایک مسلمان کو مرتد بنانے کے لئے کافی ہیں پس خود مرزا صاحب اور جو شخص ان کلمات کفریہ میں مصدق ہو سب کافر ہیں۔'' (ایضاً ص ۳۲۲/۳۲۱، ج ۱) اسی کتاب کے ایک مقام پر یوں رقم طراز ہیں: ''قادیان کے نبی کے مقلد (دونوں لاہوری احمدی اور قادیانی) اسلام سے خارج ہیں مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا اور بہت سے کام مسلمان کے مذہب کے خلاف کیے ان وجوہ سے وہ تمام علمائے اسلام کے نزدیک اسلام سے خارج سمجھے جاتے ہیں اور دونوں فرقے جو کہ یقین کرتے ہیں کہ مرزا صاحب ہادی تھے یا مسیح موعود تھے یا مہدی تھے یا امام وقت تھے اس لئے وہ لوگ اپنے مقتدا کے مانند ہیں اور وہ لوگ کافر ہیں اور لاہوری جماعت بھی یقین کرتی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی قابل تقلید تھے وہ بھی کافر ہیں۔'' (ایضاً ص ۳۲۴، ج ۱)

دیوبندیوں کے حکیم الامت اور بہت بڑے سرخیل مولوی اشرف علی تھانوی سے کسی نے سوال کیا کہ ''مرزا غلام احمد قادیانی بھی اہل قبلہ اور کلمہ گو ہے تو علمائے دین اس پر کفر کا فتوی کیوں لگاتے ہیں اس کا شافی طور پر جواب ارقام فرمادیں، اس کے جواب میں مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں جس

شخص میں کفر کی کوئی وجہ قطعی ہوگی کافر کہا جائے گا اور حدیثیں اس شخص کے بارے میں ہیں جن میں کوئی وجہ قطعی نہ ہو اور اس مسئلہ کے یہ معنی ہیں کہ اگر کوئی امر قولی یا فعلی ایسا ہو کہ محتمل کفر و عدم کفر دونوں کو ہو گو احتمال کفر غالب اور اکثر ہو تب بھی تکفیر نہ کریں گے نہ یہ کہ تکفیر قطعی پر بھی تکفیر نہ کریں گے کیوں کہ کافر کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اس میں تمام وجوہ کفر کی جمع ہوں ورنہ جن کا کفر منصوص ہے وہ بھی کافر نہ ہوں گے۔" (امداد الفتاوی، ص ۳۸۶، ج پنجم)

نیز لکھتے ہیں: "شیعوں کا ایک فرقہ ہے جس کا نام آغا خانی ہے کسی نے اس فرقے کے عقائد تفصیل کے ساتھ تحریر کرنے کے بعد مولوی اشرف علی تھانوی سے ان کے بارے میں حکم شرع دریافت کیا تو تھانوی صاحب جواباً لکھتے ہیں ان کفریات کے ہوتے ہوئے نہ ایسے شخص کا دعوی اسلام کافی نہ اس کا نمازی اور روزہ دار ہونا کافی ہے نہ اس پر نماز جنازہ جائز ہے نہ مقابر مسلمین میں دفن کرنا جائز ہے۔" (ایضاً ص ۱۰۸، ج ۶)

یہ ہیں دیوبندی حضرات جو اہل سنت کو سمجھاتے ہیں کہ "کافر کو کافر نہیں کہنا چاہیئے ہو سکتا ہے آگے چل کر مسلمان ہو جائے۔" مگر خود اپنے گھر کی خبر نہیں کہ ان کے علماء اپنی اپنی کتابوں میں کیا کیا لکھ گئے مذکورہ بالا صراحت سے معلوم ہوا کہ آدمی جب ایمان لائے گا تو اسے مومن کہا جائے گا اور جب کفر کرے گا تو اسے کافر کہا جائے گا یہ انتظار نہیں کیا جائے گا کہ کفر کرنے کے بعد

بھی کافر نہ کہو ہوسکتا ہے آگے چل کر مسلمان ہو جائے بلکہ کفر کرنے کے بعد جب تک وہ توبہ نہیں کرے گا تب تک اسے کافر ہی کہا جائے گا اور کافر ہی سمجھا جائے گا اور یہ مضمون قرآن وحدیث اور خود مفتیان دیوبند کی کتابوں سے میں نے اوپر ثابت کردیا اس کے باوجود اگر کوئی دیوبندی اس مسئلہ پر اصرار کرتا ہے تو یہ اس کی جہالت اور ہٹ دھرمی ہے اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو دیوبندیوں کے شر اور فساد سے محفوظ رکھے۔ آمین واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

محمد خوشنود عالم الاحسانی خادم دارالعلوم غریب نواز الہ آباد۔

۵/ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ ۱۸/جولائی ۲۰۱۸ء بروز بدھ

☆☆☆

بھی کافر نہ کہو ہو سکتا ہے آگے چل کر مسلمان ہو جائے بلکہ کفر کرنے کے بعد جب تک وہ توبہ نہیں کرے گا تب تک اسے کافر ہی کہا جائے گا اور کافر ہی سمجھا جائے گا اور یہ مضمون قرآن وحدیث اور خود مفتیان دیوبند کی کتابوں سے میں نے اوپر ثابت کر دیا اس کے باوجود اگر کوئی دیوبندی اس مسئلہ پر اصرار کرتا ہے تو یہ اس کی جہالت اور ہٹ دھرمی ہے اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو دیوبندیوں کے شر اور فساد سے محفوظ رکھے۔ آمین واللہ تعالیٰ اعلم۔

محمد خوشنود عالم الاحسانی خادم دارالعلوم غریب نواز، الہ آباد۔

کتبہ

۵/ ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ/ ۱۸/ جولائی ۲۰۱۸ء بروز بدھ

☆☆☆

دارالعلوم خادم صفی

"مدرسہ دارالعلوم خادم صفی" گوارہ، طیب پور، تحصیل منجھن پور، ضلع کوشامبی میں ناظرہ، حفظ وقرات کی تعلیم کا آغاز ہو چکا ہے خواہش مند طلبہ داخلہ لے کر استفادہ کر سکتے ہیں۔

محمد خوشنود عالم احسانی رضوی

۱۵/ شوال المکرم ۱۴۴۱ھ